تاخیرتبیت ملک دال احمدیہ قادیان

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۸ — شمارہ ۱۹

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516

۱۳ جمادی الثانی ۱۳۹۹ھ — ۱۰ ہجرت ۱۳۵۸ ہش — ۱۰ مئی ۱۹۷۹ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۰ ہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۳۰ اپریل ۱۹۷۹ء کی اطلاع مظہر ہے کہ:

"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں کامرانی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۰ ہجرت (مئی)۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ موصوف کل صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب کو ساتھ لے کر مدراس کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ مدراس میں محترمہ حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔ البتہ بعض اوقات جسم میں کوئی تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ موصوفہ کو ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ اور کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے

اس کا نمونہ ہمیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں میں نظر آتا ہے

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے۔ اس کا نمونہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی میں نظر آتا ہے جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئے تو وہ کونسی بات تھی جس نے یہ باور کرایا کہ اس طرح پر ایک بیکس ناتوان انسان کے ساتھ ہو جانے سے ہم کو ثواب ملے گا۔ ظاہری آنکھ تو اس کے سوا کچھ نہ دکھاتی تھی کہ اس ایک کے ساتھ ہونے سے ساری قوم کو اپنا دشمن بنا لیا ہے جس کا نتیجہ صریح یہ معلوم ہوتا تھا کہ مصائب اور مشکلات کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑے گا۔ اور وہ چکنا چور کر ڈالے گا۔ اس طرح پر ہم ضائع ہو جائیں گے۔ مگر کوئی اور آنکھ بھی تھی جس نے ان مصائب اور مشکلات کو ہیچ سمجھا تھا۔ اور اس راہ میں مرنا اس کی نگاہ میں ایک راحت اور سرور کا موجب تھا۔ اس نے وہ کچھ دیکھا تھا جو ان ظاہر بین آنکھوں کے نظارہ سے نہاں در نہاں اور بہت ہی دور تھا۔ وہ ایمانی آنکھ تھی اور ایمانی قوت تھی جو ان ساری تکلیفوں اور دکھوں کو بالکل ہیچ دکھاتی تھی۔ آخر ایمان ہی غالب آیا۔ اور ایمان نے وہ کرشمہ دکھایا کہ جن پر ہنستے تھے، جن کو ناتوان اور بیکس کہتے تھے، اس نے اس ایمان کے ذریعہ ان کو کہاں پہنچا دیا۔ وہ ثواب اور اجر جو پہلے مخفی تھا پھر ایسا آشکار ہوا کہ اس کو دنیا نے دیکھا۔ اور محسوس کیا کہ ہاں یہ اسی کا ثمرہ ہے۔ ایمان کی بدولت وہ جماعت صحابہؓ کی نہ تھکی اور نہ ماندہ ہوئی۔ بلکہ قوتِ ایمانی کی تحریک سے بڑے بڑے عظیم الشان کام کر دکھلائے۔ اور پھر بھی کہا تو یہی کہا کہ جو حق کرنے کا تھا، نہیں کیا۔ ایمان نے ان کو وہ قوت عطا کی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سر کا دینا اور جانوں کا قربان کر دینا ایک ادنیٰ سی بات تھی"۔

("الحکم" ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء)

خلاصہ خطبہ جمعہ

فرمودہ ۶ اپریل سنہ ۱۹۷۹ء

ربوہ ۶ شہادت (اپریل) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد اقصیٰ میں تشریف لا کر نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں سورۃ النساء کی آیت يُرِيدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيفًا ۝ (اللہ چاہتا ہے کہ تم سے بوجھ ہلکا کرے۔ اور انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے) کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی۔ حضور نے انسان کو عطا کی جانے والی طاقتوں کے محدود ہونے اور اس بنا پر انسان کے ضعیف ہونے کو واضح فرما کر چار ایسی بنیادی آسانیوں اور سہولتوں کا ذکر فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے احکامِ شریعت کی بجا آوری میں انسان کی کمزوری کے مدنظر اسے عطا کی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ انسان کو جو طاقتیں عطا کی گئی ہیں وہ فی نفسہ ایسی نہیں ہیں کہ انسان کو ضرور ہی خدا تک پہنچا سکیں۔ کیونکہ وہ اپنی فطری کمزوری کی وجہ سے بسا اوقات ان کا صحیح استعمال نہیں کرتا۔ یا اگر وہ نیکیاں بجا لانے کی کوشش کرتا بھی ہے تو کبر اور غرور پیدا ہو کر اس کی نیکیوں پر پانی پھیر دیتے ہیں۔ انسان کی ان کمزوریوں کی تلافی خدا نے اس طرح فرمائی ہے کہ اس نے ہمارے لئے قبولیتِ دعا کا دروازہ کھول دیا ہے۔ اور ہمیں توجہ دلائی ہے کہ ہم اس سے دعائیں کریں۔ تا وہ ہماری کمزوریوں کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ اور اپنے فضل سے وہ خود اپنے تک پہنچنے کی راہیں کھول دے۔ پس قبولیتِ دعا وہ پہلی بنیادی سہولت ہے جس کے ذریعہ خدا نے ہمارا بوجھ ہلکا کر دیا ہے۔

دوسری بنیادی سہولت جس سے خدا تعالیٰ نے ہمیں نوازا ہے وہ یہ ہے کہ جنت کے حصول کو

(باقی دیکھئے صلا پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر، انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۰ ہجرت ۱۳۵۸ ہش

ابتلاء اور انعام

خدا تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت چلی آ رہی ہے کہ الٰہی سلسلوں پر ابتلاء اور آزمائش کے دَور آتے رہتے ہیں۔ بلکہ الٰہی جماعتوں کی یہ واضح علامت ہوتی ہے کہ ان کی مخالفت ہوتی ہے۔ اُن پر مصائب و مشکلات کے پہاڑ توڑے جاتے ہیں۔ وہ ستائے جاتے ہیں، دُکھ دیئے جاتے ہیں۔ مال کے نقصان سے دوچار ہوتے ہیں۔ اور جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود بیان فرمایا ہے:-

وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ

(البقرة - آیت ۱۵۶)

کہ ہم تمہیں کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی کے ذریعہ سے ضرور آزمائیں گے۔ ایسے ابتلاء اور آزمائش کے پیچھے خدا تعالیٰ کی بہت بڑی حکمت کام کر رہی ہوتی ہے۔ دراصل ایک امتحان ہوتا ہے۔ جن کے ایمان پختہ نہیں ہوتے، جو صرف زبانی دعوے کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ یا دیگر رُوحانی امراض میں مبتلا ہوتے ہیں ایسے ابتلاء اور امتحان کے موقع پر کمزوری دکھا جاتے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں اُن انعامات سے جو اِس عارضی ابتلاء کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہوتے ہیں، محروم ہو جاتے ہیں۔

لیکن جو پکے اور سچے مومن ہوتے ہیں، جن کے دل نورِ ایمان سے منور ہوتے ہیں وہ ان مصائب و مشکلات کے دَور میں ثابت قدمی دِکھاتے اور ہر قُربانی دے کر بھی متاعِ ایمان کی حفاظت کرتے اور کامیاب اور سرخرو ہو کر ان ابتلاؤں سے نکلتے ہیں، اُن پر انعامات کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ؕ (البقرة: ۱۵۶-۱۵۷)

(اے رسول!) تُو اُن صبر کرنے والوں کو خوشخبری سُنا دے جن پر جب بھی کوئی مصیبت آئے تو (گھبراتے نہیں بلکہ) کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

مومنوں کی یہ شان بتائی گئی ہے کہ جب بھی کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے اور اس مصیبت کے نتیجہ میں کوئی مال ضائع ہوتا ہے یا جائیداد تباہ ہوتی ہے۔ یا کھیتوں اور پھلوں کو نقصان پہنچتا ہے یا جانوں پر آفت آتی ہے تو وہ جزع فزع نہیں کرتے، نہایت صبر کا نمونہ دکھاتے اور کہتے ہیں کہ جو کچھ تھا خدا کی عطا تھی۔ اور فانی سامان تھا۔ ایک نہ ایک دن فنا ہونا تھا، زہے نصیب کہ راہِ خدا میں گیا۔ ہم بھی تو خدا کی ملکیت ہیں۔ اور آخر کار اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اور سب کچھ دے کر بھی یہی کہتے ہیں کہ ؎

جان دی، دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

بلکہ خوش ہوتے ہیں کہ دنیاوی سامان، متاع الحیٰوۃ الدنیا، جس کو قلیل اور فانی بتایا گیا ہے، اس کو قربان کر کے متاع الآخرۃ یعنی ایمان کی حفاظت کی توفیق ملی۔ دُنیاوی سامان تو اور بھی ذرائع سے ضائع ہوجاتا ہے۔ کبھی چوری ہو جاتی ہے۔ کبھی فصل خراب ہو جاتی ہے کبھی کسی غلطی سے گھروں اور جائیداد کو آگ لگ جاتی ہے۔ ان نقصانات کا کوئی اجر و ثواب تو نہیں ہوتا۔ لیکن جو نقصان اللہ تعالیٰ کے رستہ میں پیش آئے، متاعِ ایمان کی حفاظت کی خاطر برداشت کیا جائے، اس کے نتیجہ میں تو مومنوں کے لئے بشارتیں ہی بشارتیں ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ ۟ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝ (ایضاً)

کہ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اُن کے رب کی طرف سے برکتیں (نازل ہوتی) ہیں۔ اور رحمت بھی۔ اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

بہت بڑی بڑی بشارتیں دی گئی ہیں اُن مومنوں کو جو ابتلاء اور آزمائش کے دَور سے کامیاب اور سرخرو ہو کر نکلتے ہیں۔ کہ اُن پر خُدا کی طرف سے برکتیں نازل ہوں گی۔ یعنی اُن کا تھوڑا بھی بہت ہو جائیگا۔ ان کی کمزوری طاقت میں بدل جائے گی۔ بے سرو سامانی کی حالت میں جو وہ اپنی سی کوشش شروع کریں گے ان میں خدا کی طرف سے بے انتہا برکت ہوتی چلی جائے گی۔ اور پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کے ساتھ ہر آن رحم کا سلوک ہوگا۔ خدا کی رحمت اُترے گی۔ اور ان کی کمزوریوں کو ڈھانپ لے گی۔ اور متاعِ ایمان کی حفاظت کے نتیجہ میں ہدایت یافتہ ہونے کا سرٹیفیکیٹ بھی اُن کو دیا جائے گا۔

یہ کوئی افسانہ یا تخیّل نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے۔ جس کا ثبوت ہر زمانہ میں ملتا ہے۔ حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر نبی کے زمانہ میں اس پر اور اس کی جماعت پر ابتلاء اور آزمائش کے دور آئے اور پھر اس کے بعد خدائے رؤف و رحیم کی طرف سے برکت و رحمت کا سلوک ان کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔

اس زمانہ میں بھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی غلام ابتلاء و آزمائش کے مختلف دَوروں سے گزر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی نوّے سالہ تاریخ ہمارے سامنے ایک کھلی کتاب کی طرح ہے۔ ابتلاء آئے اور زبردست ابتلاء آئے، حوادث کی آندھیاں چلیں اور مخالفت کے طوفان اُٹھے۔ لیکن ہر ابتلا میں سے جماعت بفضلہٖ تعالیٰ کامیاب اور سرخرو ہو کر نکلی۔ اور ہر ابتلاء کے بعد خدا تعالیٰ کے انعامات بارش کی طرح جماعت پر نازل ہوئے۔

اس الٰہی جماعت کا ایک طبقہ آج ایک ایسے ابتلاء سے دوچار ہے جس کے نتیجہ میں اموال و نفوس اور ثمرات کا اتلاف ہوا اور کل تک جو آباد گھروں میں بستے تھے آج کیمپوں میں بے سروسامانی کے عالم میں پڑے ہیں۔ لیکن اُن کے دل بشاشت ایمانی سے پُر ہیں۔ اُن کے دل مطمئن اور خدا تعالیٰ کی حمد سے معمور ہیں۔ اس بات پر کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں یہ توفیق دی کہ وہ سب کچھ گنوا کر بھی متاعِ ایمان کی حفاظت کریں۔ اور وہ خدا کی طرف سے نازل ہونے والی برکت اور رحمت کے اُمیدوار ہیں۔

ساری جماعت کا فرض ہے کہ اپنے ان متاثرہ بھائیوں کی دعاؤں کے ساتھ مدد کریں کہ خدایا! یہ تیرے کمزور اور عاجز بندے ہیں۔ تو نے ہم میں سے ان کو امتحان کے لئے چنا۔ گویا تیری مشیّت نے انہیں انعام سے نوازنے کا ارادہ کیا۔ خدایا! تُو ان کی قربانیوں کو اپنے فضل سے قبول فرما۔ اور انعام میں ساری جماعت کو شریک کر دے۔ اور اُن کے گھروں کو پھر سے آباد کر دے۔ ان کے تھوڑے کو بہت کر دے۔ اور اُن کی کمزوری کو طاقت میں بدل دے۔ اور اُن کے دلوں میں وہ سکون و اطمینان نازل فرما جو اپنے مومنوں پر تیری طرف سے نازل ہوا کرتا ہے۔ آمین

(باقی دیکھئے ص۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

ہمارے لئے خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کافی ہیں کسی اور کی ہمیں ضرورت نہیں

ہر وہ راہ جو خدا تک پہنچاتی ہے اس پر ہمیں آج بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش پا ثبت نظر آتے ہیں

ہر احمدی کو ہر وقت یہ فکر رہنی چاہیئے کہ اس کا قدم ایسے راستہ پر نہ جا پڑے جس پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقوش قدم نہ ہوں — !

ہم ہمیشہ ان راہوں کو اختیار کرنے والے ہوں جن کو اختیار کر کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی رضا اور پیار کو حاصل کیا

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۵ ارفتح ۱۳۵۷ ہش مطابق ۱۵ دسمبر ۱۹۷۸ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

قرآن کریم سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ اس انسان کے لئے جو اپنے رب کریم کی معرفت رکھتا ہے۔

اللہ ہی کافی ہے

کسی اور کی اُسے ضرورت نہیں۔

جہاں تک انسان کا اپنے رب پر کامل توکل کا تعلق ہے۔ اس سلسلہ میں خدا تعالیٰ کی کامل عبودیت اختیار کرنی پڑتی ہے۔ یعنی انسان کو اللہ تعالیٰ نے جو فطری قویٰ دیئے ہیں وہ سب خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہوں اور انسان اپنی طاقت اور اپنے دائرہ استعداد کے اندر اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کی کوشش کرے لیکن جب تک ہمارے سامنے کوئی نمونہ نہ ہوتا اُس وقت ہمارے لئے خدا کی صفات کا مظہر بننا مشکل ہو جاتا اس لئے جہاں بنیادی حقیقت یہ ہے کہ اللہ ہی ہمارے لئے کافی ہے وہاں اس صداقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ایک کامل نمونہ کے بغیر انسان اللہ تعالیٰ تک پہنچ نہیں سکتا اُسے یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ کن راہوں کو اختیار کر کے اور کس طرح وہ اپنے ربِّ کریم تک پہنچے۔

پس دوسری چیز جو ہمارے لئے ضروری ہے وہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت

ہے اور اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کامل اسوہ کے طور پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمارے سامنے رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب : ۲۲)

یہ ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جلال اور آپ کی عظمت شان۔ اور جب پہلے بزرگ انبیاء پر آپ کی شان کو ظاہر کیا گیا تو انہوں نے بھی آپ کے وجود میں خدا تعالیٰ کے کامل نور کو مشاہدہ کیا اور بہتوں نے کہا کہ اس کا آنا خدا کا آنا ہوگا۔

پس لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کے مطابق حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی شریعت کے ہر حکم پر احسن رنگ میں عمل پیرا ہو کر اور اپنی فطرت کی ہر قوت اور استعداد کو کامل نشوونما دے کر اور اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ میں کامل طور پر فنا کر کے خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ایک ایسا

بلند اور ارفع مقام

پیدا کیا کہ آپ رہتی دنیا تک نوع انسانی کے لئے بطور شفیع کے قرار دیئے گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شفاعت کے مضمون کو بڑے حسین پیرایے میں کھول کر بیان کیا ہے۔ یہ مضمون تو میں اپنے کسی آئندہ خطبہ میں انشاء اللہ اور اسی کی توفیق سے بیان کروں گا۔ اس وقت میں مختصراً یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بطور اُسوہ کے ہمارے لئے کافی ہیں۔ کسی اور کے اُسوہ کی احباب جماعت احمدیہ کو ضرورت نہیں ہے۔

خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کے لئے

اُن راہوں کو اختیار کرنا ضروری ہے جو انسان کو خدا تعالیٰ تک پہنچاتی ہیں اور ہر وہ راہ جو خدا تک پہنچاتی ہے اُس پر ہمیں آج بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش پا ثبت نظر آتے ہیں۔ میں نے لندن میں غیر مسلم دنیا سے جو زیادہ تر عیسائی دنیا ہے یہی کہا تھا کہ جن راہوں پر چل کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خدا کے پیار کو حاصل کیا ان راہوں پر آپ کے نقش پا آج بھی نظر آتے ہیں۔ آپ کے نقشِ پا پر چلو تم خدا کے پیار کو حاصل کر لو گے۔

خدا تعالیٰ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل فطرت عطا کی تھی پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ توفیق عطا کی کہ آپ اپنی اس کامل فطرت کی کامل نشوونما کریں اور بنی نوع انسان کے لئے ایک کامل اُسوہ بن جائیں آپ کا یہی

کامل اور حسین اُسوہ

دراصل آپ کے شفیع ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ شفیع کے معنے یہ ہیں کہ ایک طرف خدا تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کر کے صفات باری تعالیٰ کے مظہر اتم بن جانا اور دوسری طرف نوع انسانی کی ہمدردی کا اس قدر شدت کے ساتھ وجود میں موجزن ہونا کہ ہر قسم کی بھلائی اور خیر پہنچانے کی تڑپ کے نتیجہ میں ہر قسم کی خیر اور بھلائی پہنچانے کی راہ کو کھول دینا۔ یہ دونوں قوتیں آپ کی زندگی اور ہستی کے دو پہلو ہیں جو آپ کے مقام شفاعت پر دلالت کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے سارے فیوض کو حاصل کرنے کی طاقت رکھتے ہوئے عملاً حاصل کر بھی لینا اور ان تمام فیوض کو بنی نوع انسان کی طرف پہنچانے کی قابلیت رکھتے ہوئے ایک ایسا نمونہ دنیا کے سامنے رکھ دینا کہ خدا تعالیٰ کے پیار کو ہر دروازے سے حاصل کرنے کے لئے سہولت پیدا ہو جائے۔ اور یہی وہ کامل نمونہ ہے جو صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں پایا جاتا ہے۔

پس پہلا پیار ہمارا اپنے ربّ کریم سے ہے اور پھر اس سے ہے جس نے ہمارے ربّ کی ہمیں راہیں دکھائیں. یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ نے اپنے ربّ سے اس قدر پیار کیا کہ کسی اور انسان نے اس قدر پیار کر کے خداتعالیٰ کے اتنے نور کو حاصل نہیں کیا جتنا آپؐ نے کیا اور پھر اس نور کو آگے قیامت تک پہنچانے کے سامان بھی پیدا کر دیئے۔

غرض ہمارے لئے خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کافی ہیں کسی اور کی ہمیں ضرورت نہیں۔ ہر احمدی کو ہر وقت یہ فکر رہنی چاہیئے کہ کہیں اس کا قدم کسی ایسے رستے پر نہ جا پڑے جس پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کا نقش ہمیں نظر نہیں آتا اور اس طرح ہم خداتعالیٰ کی ناراضگی مول لینے والے نہ بن جائیں۔ بلکہ ہم ہمیشہ ان راہوں کو اختیار کرنے والے ہوں جن راہوں کو اختیار کر کے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے

اپنے ربّ کی رضا اور پیار کو حاصل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

خطبۂ نکاح

سچی خوشی صرف اسلام میں ہمیں نظر آتی ہے

مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۷۹ء کو نماز عصر کے بعد مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کے چھوٹے صاحبزادے مکرم مرزا خالد تسنیم احمد صاحب کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ اس موقعہ پر حضور نے جو خطبہ ارشاد فرمایا اس کا مکمل متن درج ذیل ہے:—

آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا :-

نکاح کا موقعہ خوشی کا موقعہ ہے۔ دنیا میں مختلف وجوہ سے خوشی منائی جاتی ہے۔ بچوں کو خوش کرنے کے لئے انہیں کھلونے دیئے جاتے ہیں۔ دیہات میں بعض دفعہ مٹی کے کھلونے چڑیاں وغیرہ بنی ہوئی چھوٹی چھوٹی ہنڈیاں، کٹوریاں وغیرہ بھی دی جاتی ہیں یا جب میں بچہ تھا اس وقت دی جاتی تھیں۔ اب تو میں نے دیر ہوئی بچپن کی عمر چھوڑ دی اور اب کا مجھے علم نہیں کیا رواج ہے۔ بہرحال یہ بھی ایک رواج تھا۔ مٹی کے

مٹی کے برتن

وغیرہ۔ اور عام طور پر بچوں کو ایسے کھلونوں سے خوش کیا جاتا تھا۔ جن میں ان کے لئے نہ علمی لحاظ سے کوئی فائدہ اور نہ کوئی سبق حاصل ہوتا تھا۔ انجان بچہ ناسمجھ بچہ ناسمجھ کھلونوں سے اپنا دل بہلا لیا کرتا ہے۔ بعد میں دنیا نے Educational Toys یعنی تعلیم دینے والے کھلونے بھی بنانے شروع کئے۔ کوئی نصف صدی یا ایک صدی سے اب اس میں کوئی ترقی ہو گئی ہے۔ جو بچے انجینئرنگ کا ذہن رکھتے ہیں بچپن میں ایسے کھلونے ان کو مل جاتے ہیں کہ وہ پرزے یا چھوٹی چھوٹی پتیاں جوڑ کے موٹر کار کی شکل کی ایک چیز بنا دیتے ہیں یا پانی نکالنے کا کنواں یا ہوائی جہاز یا مکان اسی قسم کی چیزیں وہ بنا لیتے ہیں۔ ہمارے ملک میں خصوصاً دیہات میں ان چیزوں کا علم نہیں۔ یورپ اس میں بڑا آگے نکل گیا ہے۔

بچوں کے کھلونے

بجلی سے چلنے والے بن گئے۔ بچوں کے کھلونے خود بخود چلنے اور خود بخود ٹھیر کے پھر چلنے والے بن گئے۔ علم کا حصہ بچوں کے کھلونے میں ہی آ گیا۔ اس عمر کے لحاظ سے کوئی ایسی زیادہ خوشی کی بات حقیقی خوشی کی بات نہیں۔ لیکن حقیقی خوشی کی طرف ایک قدم انسان نے اٹھا لیا۔

پہلے مذہب سے باہر لیکن اب (اس وقت تو باقی مذاہب کی انسان کو ضرورت نہیں رہی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو چکے ہیں اس واسطے مَیں کہوں گا) اسلام سے باہر جو خوشیوں کے تہوار انسان مناتا ہے۔ اس میں جو اہم چیز ہمیں نظر آتی ہے وہ یہ کہ انسان بھول جانے میں خوشی کا سامان پیدا کرتا ہے۔ نامعقول بات ہے لیکن وہ کر رہا ہے۔ یعنی ترقی پذیر ممالک جو ہیں اور ترقی یافتہ اقوام جو ہیں وہ ایسے تہواروں میں مثلاً شراب میں مست ہو جائیں گے۔ بالکل کوئی ہوش ان کو نہیں رہے گی۔ اور یہ ان کی خوشی کا سامان ہے۔ اپنے آپ کو بھی بھول جانا۔ اپنے ماحول کو بھی بھول جانا یا ایسی حرکتیں کرنا جن میں نہ کوئی علمی پہلو ہے نہ اخلاقی۔ مثلاً ناچنے لگ جانا۔ ہر ملک نے اپنے اپنے ناچ بنائے ہوئے ہیں۔ ایسے تہواروں پر وہ اس طرح خوشی مناتے ہیں۔ پس اسلام سے باہر ہر خوشی جو ہے وہ حقیقی خوشی ہے۔ سچی خوشی صرف اسلام میں ہمیں نظر آتی ہے۔ کیونکہ اسلام نے کہا کہ خوشی کا وہ موقعہ ہے جب خداتعالیٰ کے پیار کا کوئی جلوہ تمہارے اوپر ظاہر ہو۔ اس وقت تم خوش ہو۔ اور اس وقت تم خوشی سے اچھلو۔ اور

خوشی کا اظہار کرو

اور تمہارے چہرے پر مسکراہٹیں آئیں۔ تم اچھے کپڑے پہنو۔ اس دن تم اچھے کھانے کھاؤ۔ جس طرح عید کا دن ہے۔ جو رمضان کے بعد آتا یا حج کے بعد ہے عیدالاضحیہ۔ وہ اگر یہ ایک علامت ہے۔ کیونکہ اس دن جس کے روزے قبول ہوئے اور وہ بھی جس کے روزے قبول نہ ہوئے وہ بھی عید منا رہا ہے جس کا حج رد کر دیا گیا وہ بھی بڑی عید منا رہا ہے یا حج کی خوشی میں دور دراز علاقوں میں جو رہنے والے ہیں وہ قربانی دیتے ہیں۔ اس تہوار کی عظمت کے لئے ایک عظیم قربانی خدا کے حضور پیش کی گئی تھی کہ ساری زندگی کو خدا کی راہ میں وقف کرنا۔ جان تو بہت دیتے ہیں دنیا کے لئے بھی اور دین کے لئے بھی۔ لیکن ایک ذبح عظیم کی بنیاد رکھی گئی تھی زندہ رکھ کر اپنی زندگی کے ہر لمحہ کو خدا اور

خدائی تعلیم کے لئے وقف

کر دینے کی شکل میں۔ اور اس کا تعلق ہے حج کے ساتھ اور حج کی عید کے ساتھ۔

ہر انسان کو خداتعالیٰ نے کہا کہ اگر تو ثابت قدم رہے گا۔ اپنے ربّ پر ایمان لانے کے بعد، اس کی معرفت حاصل کرنے کے بعد ثبات قدم دکھائے گا تو تمہارے اوپر آسمانی فرشتے نازل ہوں گے اور تمہیں کہیں گے کہ کوئی خوف، اور ڈر تمہارے قریب نہیں آنا چاہیئے۔ اور کوئی غم نہیں آنا چاہیئے تمہارے پاس۔ جس کا مطلب ہے کہ

خوشیوں سے معمور ہو جاؤ

فرشتے آ کے کہیں گے کہ تمہارے وجود اور تمہارے دل اور سینے اور دماغ خوشیوں سے معمور ہو جائیں اور تمہارا ماحول جو ہے وہ خوشی سے جگمگانے لگے۔ یہ بشارت سُن لو کہ خداتعالیٰ نے تمہاری قربانیوں کو قبول کیا اور اپنی جنتوں کے جو وعدے دیئے تھے وہ جنتیں تمہارے لئے پیدا کر دیں۔ اور فرشتے کہیں گے ہم تمہارے ساتھی ہیں

نَحْنُ اَوْلِیٰٓـؤُکُمْ (حٰم السجدۃ آیت: ۳۲)

اس دنیا میں بھی اور آنے والی دنیا میں بھی۔ اور جنت ارضی ہو یا جنت اخروی۔ اس کی خاصیت یہ ہے کہ کبھی ایسی خواہش تمہارے دل میں پیدا نہیں ہو گی جو خداتعالیٰ کی مرضی سے تضاد رکھنے والی، اس کی مخالف ہو۔

وَلَکُمْ فِیْهَا مَا تَشْتَهِیْٓ اَنْفُسُکُمْ

(حٰم السجدۃ آیت: ۳۲)

تمہارے دل میں جو بھی خواہش پیدا ہو گی وہ ایسی ہو گی جو خدا کو بھی پسند آئیگی

اور تمہیں مل جائے گی۔ اور جو تم مانگو گے وہ تمہیں دیا جائے گا یعنی کامل اطاعت خدا کے حضور تم کرنے کے قابل ہو جاؤ گے۔ اور خدا تعالیٰ کے سچے اور کامل

نعمتوں اور رحمتوں کے تم وارث

ہو گے اور

نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ (حٰمٓ السجدہ آیت ۳۳)

خدا تمہارا میزبان بن گیا۔ اس کی بھیجی ہوئی دعوت تم کھاؤ اور خوشیاں مناؤ۔ اس آیت میں جو کہا ہے کہ خوشیاں مناؤ اس زمانے میں اس کا اظہار ہوا ہے۔ مہدی علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ آپ نے فرمایا کہ خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ غلبہ اسلام کا زمانہ آگیا۔ تو ایک احمدی کی خوشی جو ہے اس کی بنیاد بنتی ہے۔

غلبہ اسلام کا زمانہ

اسی واسطے میں جماعت کو کہتا ہوں کہ ہماری مسکراہٹیں جس وجہ سے ہیں وہ وجہ اصلی اور حقیقی اور دائمی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے وہ پورا ہو کے رہے گا اس واسطے ہماری مسکراہٹیں دنیا کی کوئی طاقت خواہ وہ کتنی تیوریاں چڑھا کے زور لگا رہی ہو ہم سے چھین نہیں سکتی۔ ہمارے چہروں پر تو مسکراہٹیں ہی کھیلیں گی۔ یہ ہے ہماری عید فَنُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ۔ اور ساتھ ہی کہہ دیا کوئی فخر نہ کرنا کیونکہ یہ مہمان نوازی جو ہے وہ مغفرت کرنے والے خدا بار بار رحم کرنے والے خدا کی طرف سے ہے۔ تم نے غلطیاں بھی کیں۔ تم سے گناہ بھی سرزد ہوئے غفلتیں بھی ہوئیں۔ تم نے اپنی ذمہ داریوں میں سستیاں بھی دکھائیں۔ لیکن خدا تعالیٰ نے تمہیں معاف کر دیا۔ تمہاری اجتماعی کوشش قبول ہو گئی۔ یہ جو عظیم نعم اس عید کے منانے کی ہے کہ غلبۂ اسلام کے دن آگئے۔ اس عظیم نعم میں سب سے بڑی ذمہ داری اس شخص کے خاندان کے افراد پر ہے جو مہدی بن کر دنیا کی طرف بھیجا گیا۔ اس کے پہلے مخاطب پھر وہ نے ہی بنتے تھا۔ اور انہی کے دو افراد لڑکے اور لڑکی کے نکاح کا اس وقت میں اعلان کرنے لگا ہوں۔

تو یہ خوشی تو ہے ہمارے لئے خوشی کا دن ہے۔ نکاح بھی خوشی کا دن ہے۔ لیکن یہ بریکٹ ہے یہ جڑا ہوا ہے اس بشارت اور خوشی کے ساتھ۔ زمانہ گزر رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بعد ہر گھڑی بڑھ رہا ہے۔ امتدادِ زمانہ کے ساتھ زمانہ میں کچھ پھیلاؤ ہو گیا اور وسعتِ مکانی بھی ہو گئی ان برکات کی وہ برکات جو ہیں قادیان یا پھر صرف پنجاب اور ہندوستان میں محدود نہیں رہیں۔ اب تو ساری دنیا میں

اسلام کی برکات

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض سمندروں کی طرح موجیں مار رہے ہیں۔ میرے یہ دو بھائی یہاں بیٹھے ہیں[1]۔ دو افریقن ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ بھی معجزہ ہے خدا کا۔ تو ہماری ذمہ داریاں (اس وقت میں پھر اپنے خاندان کو مخاطب کرتا ہوں) بہت بڑھ گئی ہیں۔ اس واسطے جماعت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان سے تعلق رکھنے والوں کو ہمیشہ یہ سمجھ اور عقل عطا کرتا رہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے والے ہوں اور جو حقیقی خوشیاں خدا تعالیٰ نے امت مسلمہ کے لئے پیدا کیں اور جو خوشیاں بانٹنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں اولاد پیدا ہوئی۔ وہ اپنی اس ذمہ داری کو سمجھنے والے ہوں۔ اور ان کی نسل اسلام کی خادم اور خدا تعالیٰ کی مخلوق کی خادم ہو۔ ایسی ہی نسل ہمیشہ آگے چلے اور چلتی رہے۔

تو اس دعا کے ساتھ اور اس نصیحت کے ساتھ میں اس وقت اس

نکاح کا اعلان

کرتا ہوں۔ یہ نکاح ہے میرے چھوٹے بھائی مرزا مبارک احمد صاحب کے بیٹے کا میرے چھوٹے بھائی مرزا حنیف احمد صاحب کی بیٹی کے ساتھ۔ عزیزہ مکرمہ امۃ المومن صاحبہ جو مکرم مرزا حنیف احمد صاحب کی صاحبزادی ہیں۔ ان کا نکاح عزیزم مکرم مرزا خالد تسنیم احمد صاحب جو مکرم محترم مرزا مبارک احمد صاحب کے صاحبزادے ہیں سے ۱۵ ہزار روپے مہر پر قرار پایا ہے (ایجاب و قبول کے بعد حضور نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے جملہ حاضرین سمیت دعا فرمائی۔)

شکریۂ احباب و درخواست دعا

عرصہ دو ماہ ہوئے فضل عمر پرنٹنگ پریس میں کام کرتے ہوئے خاکسار کو حادثہ پیش آگیا جس کے نتیجہ میں بایاں بازو کہنی تک ضائع ہو گیا۔ اخبار بدر اور الفضل کے ذریعہ دعاؤں کے اعلان ہوتے رہے۔ احباب نے جہاں دعائیں فرمائیں وہاں عیادت کے خطوط بھی لکھے۔ میں اخبار بدر کے ذریعہ ایسے تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے درخواست کرتا ہوں کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے کامل صحت عطا فرمائے اور اس نقصان کی تلافی فرماتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر سلسلہ کی خدمت کی توفیق عطا کرے آمین

خاکسار: عبد السلام درویش مینیجر فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

ولادت

مکرم محمد ابراہیم خانصاحب صدر جماعت احمدیہ جڑچرلہ کے ہاں پہلی بچی تولد ہوئی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ازراہِ شفقت بچی کا نام "زکیہ" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم مستری محمد حسین صاحب درویش قادیان کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر دے اور قرۃ العین بنائے آمین

خاکسار: محمد انعام غوری قادیان

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم خلیل احمد صاحب اور مکرم راجہ طاہر احمد صاحب اپنے اہل و عیال کی خیر و عافیت اور مشکلات کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۲۔ مکرم خواجہ رشید الدین قمر صاحب سیکرٹری مال لندن اپنے اہل و عیال اور احباب جماعت کی خیر و عافیت اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے فضلوں سے نوازے آمین ——— (ناظر بیت المال آمد قادیان)

۳۔ میرا بڑا لڑکا عزیزم محمد بشارت اللہ مئی کے دوسرے ہفتہ میں B.ed کا۔ دوسرا لڑکا حمید اللہ B.S.C کے دوسرے سال کا اور دو لڑکے عزیز احمد اللہ اور حمایت اللہ انٹرمیڈیٹ اور S.S.C کا امتحان دے رہے ہیں۔ ان سب کی نمایاں کامیابی اور روشن مستقبل کے لئے نیز میں اپنی صحت اور مشکلات کے ازالہ کے لئے احباب جماعت اور درویشان کرام سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

خاکسار: محمد عنایت اللہ سیکرٹری امور عامہ حیدرآباد

۴۔ خاکسار کا بیٹا عزیز مدینہ باز شاہ B.A فائنل کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: خواجہ معین الدین

۵۔ خاکسار کا چھوٹا بھائی اور چچا دونوں آٹھویں جماعت کا امتحان دے رہے ہیں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: رفیق احمد طارق متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

۶۔ مکرم سید جلال الدین شاہ صاحب صدر جماعت احمدیہ لسنہ کے لڑکے عزیز سید منیر الدین شاہ صاحب کا انجینئرنگ کا سالانہ امتحان شروع ہے احباب جماعت ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

۷۔ میرا بھانجہ عزیز محمد جعفر علی اس سال ماہ مئی میں N.D.A کے داخلہ کے لئے امتحان دے رہا ہے۔ احباب کرام سے عزیز کی نمایاں کامیابی اور میری اپنی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: عبد الباسط خان۔ کٹک۔

۸۔ میں نے (M.Sc. (Zoology بھاگلپور یونیورسٹی سے فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا اور اس کے مابعد پٹنہ یونیورسٹی میں U.G.C. scheme کے تحت پی۔ ایچ۔ ڈی میں داخلہ مل گیا ہے الحمد للہ علیٰ ذلک نیز میرے چھوٹے بھائی مسعود احمد نے 3rd year Engineering کا سالانہ امتحان دیا ہے اسی طرح مظفر احمد بھی میڈیکل کمپیٹیشن کی تیاری کر رہے ہیں ہم سب کی نمایاں کامیابی کیلئے احباب جماعت سے دعا کی ص ۴۴

[1] حضور کا اشارہ مکرم عبد الوہاب بن آدم صاحب مبلغ انچارج و امیر جماعت احمدیہ گھانا اور پیرا ماؤنٹ چیف کالون صاحب امیر جماعت احمدیہ سیرالیون کی طرف تھا۔

درخواست ہے۔ مبلغ ۱۰/- روپے اعانت بدر اور ۵/- روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کئے گئے ہیں۔
خاکسار: منصور احمد بلاری بھاگلپور (بہار)

(آخری قسط)

حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات اور الٰہی تدابیر

مکرم مولوی عبدالرشید احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

ساتویں الٰہی تدبیر

میں پہلے یہ بتا چکا ہوں کہ صلیب پر حضرت مسیح علیہ السلام کے بازوؤں اور ٹانگوں کو کس کر باندھ دیا گیا تھا اس لئے آپؑ کا تمام خون دورانِ خون کے رُک جانے کی وجہ سے دل اور سینہ میں ہی جمع ہو گیا تھا اور پھر کچھ دیر کے بعد خون کے اس دباؤ کی وجہ سے دل کی حرکت برقرار قائم رہنے کے نتیجہ میں آپ پر سکتہ طاری ہو کر آپ کا سانس بھی رُک گیا تھا ایسی حالت میں جہاں آپؑ کو دوبارہ ہوش میں لانے کے لئے یہ ضروری تھا کہ آپؑ کے خون کے دباؤ کو دل کی طرف کم کیا جائے۔ وہاں یہ بھی ضروری تھا کہ آپؑ کے ہوش میں آنے تک آپؑ کے خون کو جسم کے اندر پوری طرح گرم رکھا جائے کیونکہ خون اگر ایسی حالت میں منجمد ہو جائے تو پھر بھی انسان کے دوبارہ ہوش میں آنے کی کوئی امید باقی نہیں رہتی لہٰذا ان دونوں باتوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو تدابیر کیں ان میں سے پہلی کا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کے خون کے دباؤ کو دل کی طرف سے ہلکا کرنے کے لئے ایک سپاہی کے بھالے کے ذریعہ سے آپؑ کی پسلیوں میں ایک ایسا زخم پیدا کر دیا کہ جس سے مسلسل اس وقت تک تھوڑا تھوڑا خون نکلتا رہا جب تک کہ آپ ہوش میں نہیں آ گئے۔

لیکن دوسری بات یعنی آپؑ کے خون کو جسم کے اندر پوری طرح گرم رکھنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے یہ تدبیر کی کہ اس دن آفتاب کی تمازت اور گرمی کو اس قدر غیر معمولی طور پر زیادہ کر دیا کہ جتنی عام حالت میں نہیں ہوتی۔

(واقعہ صلیب کی چشم دید شہادت ص۲۹)

اور پھر یہ گرمی کی شدت اس وقت تک برابر قائم رہی جب تک آپ ہوش میں نہیں آ گئے اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی اس تدبیر کے ذریعہ آپؑ کے خون کو منجمد ہونے سے بچائے رکھا۔

پس بہرحال مذکورہ بالا تمام تدابیر اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے مطابق اس طریق سے [illegible] میں لایا کہ جس سے مسیح علیہ السلام کے [illegible] کوئی تدبیر بھی کارگر نہ ہو سکی [illegible] نیز تکفین کے [illegible]

کے لئے کی گئی تھی آپؑ کو ایک جنازہ کی صورت میں اس قبر نما کمرے میں رکھا گیا جو یوسف آرمیتیہ نے پہاڑ میں کھدوا کر اپنے لئے بنوائی تھی اور اس کے منہ کو ایک بڑے پتھر سے بند کر دیا گیا (متی باب ۲۷ آیت ۶۰) اور اس کی باقاعدہ نگرانی کا انتظام بھی کر لیا گیا۔ چنانچہ جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات کو آپ کو اس قبر میں ایسی بیہوشی کی حالت میں رکھا گیا جو بالکل مشابہ بموت تھی ہفتہ کی رات ہفتہ کا دن اور اتوار کی رات آپ اس حالت میں رہے اور پھر اتوار کی صبح کو سورج کے طلوع ہونے سے کچھ عرصہ پہلے آپ ہوش میں آئے اس وقت سلسلہ اسینی کا ایک آدمی اپنے خاص سفید لباس میں اس جگہ نگرانی کے لئے موجود تھا جب آپ ہوش میں آئے اور آپ نے آنکھیں کھولیں تو آپؑ نے دیکھا کہ آپؑ ایک تاریک کمرے میں پڑے ہیں کیونکہ وہ شمع جو اس کمرہ میں روشنی کے لئے جلائی گئی تھی وہ اس سے تھوڑی دیر پہلے ہوا کے جھونکے سے بجھ گئی تھی اور کمرہ میں ایک خاص قسم کی بو غالباً ان ادویہ کی وجہ سے جو آپ کے جسم پر لگائی گئی تھیں اور اس بخور کی وجہ سے جو اس میں آپ کے علاج کے لئے جلائے گئے تھے پھیلی ہوئی تھی آپ نے اسی حالت میں بولنے کی کوشش کی مگر کمزوری کی وجہ سے زیادہ اونچا نہ بول سکے مگر جو آواز آپ کے منہ سے نکل رہی تھی وہ باہر نگرانی کرنے والے آدمی نے سن لی وہ دوڑ کر اندر گیا اور اس نے دیکھا کہ آپ کے ہونٹ حرکت کر رہے ہیں اور آپ آہستہ آہستہ سانس لے رہے ہیں یہ دیکھ کر اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اور وہ فوراً آپ کے قریب ہو کر بیٹھ گیا اور آپ کے چہرے کو غور سے دیکھنے لگا۔

اتنے میں یوسف اور نیکدیمس جو اپنے کچھ ساتھیوں سمیت قبر کی طرف ہی آ رہے تھے وہ بھی پہنچ گئے یوسف اور نیکدیمس آگے آگے تھے نیکدیمس راستہ میں اس وقت بھی اپنے ساتھیوں سے بار بار بڑے زور سے یہ کہہ رہا تھا کہ یسوع ہرگز نہیں مرا بلکہ وہ زندہ ہے کیونکہ اس کے جسم سے خون اور پانی کا نکلنا ثابت کرتا ہے کہ [illegible] روح ابھی اس کے اندر موجود تھی

(واقعہ صلیب کی چشم دید شہادت ص۴۲)

چنانچہ جب وہ دونوں اور ان کے باقی ساتھی اس کمرہ نما قبر کے اندر داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ ان کے سفید لباس والے بھائی نے مسیح علیہ السلام کے سر کو سہارا دے کر کچھ اونچا کیا ہے اور مسیح علیہ السلام کی دونوں آنکھیں کھلی ہیں اور آپ غور سے ادھر ادھر دیکھ رہے ہیں مسیح علیہ السلام نے جب اپنے برادرانِ طریقت کو اندر داخل ہوتے دیکھا تو ان سب کو پہچان لیا اور ان کو دیکھ کر آپ کو بے حد مسرت ہوئی اور آپ کے چہرہ پر رونق آ گئی اور آپ اس خوشی اور مسرت کے جوش میں اُٹھ کر بیٹھ گئے یوسف نے جب یہ خلافِ توقع نظارہ دیکھا تو اس سے رہا نہ گیا اور وہ فوراً آگے بڑھ کر آپ سے بغلگیر ہو گیا اور بہت دیر تک گلے سے لگائے رکھا اور پھر صلیب پر بے ہوش ہونے کے بعد جو حالات آپ کو پیش آئے تھے وہ سب آپ کو سنائے خاص طور پر یہ بات کہ اللہ تعالےٰ نے کس طرح اپنی تدبیر سے آپ پر ایسی بیہوشی نازل کی جو بالکل مشابہ بموت تھی آپ کو ہڈیاں توڑنے سے بچا لیا آپ یہ باتیں سن کر خدا تعالےٰ کے حضور جھک گئے اور آپ نے صلیبی موت کی لعنت سے بچنے پر خدا تعالیٰ کی بہت حمد کی اس کے بعد حکیم نیکدیمس کے مشورہ پر کچھ تھوڑا سا کھانا آپ نے کھایا جس میں کچھ کھجوریں روٹی اور شہد تھا اور آپ نے پھر وہاں زیادہ دیر رہنا مناسب نہ سمجھا اس لئے آپ اپنے ساتھیوں کی مدد سے وہاں سے اُٹھ کر قریب کی ایک جگہ میں چلے گئے۔

(واقعہ صلیب مسیح کی چشم دید شہادت ص۴۳)

لیکن سردار کاہن اور اس کے ساتھیوں کو بھی آہستہ آہستہ پتہ لگ گیا کہ آپ فی الواقع اپنی پیشگوئی کے مطابق صلیبی موت سے بچ گئے ہیں اور ان کی سب کوششیں اکارت چلی گئی ہیں ظاہر ہے کہ اس بات سے جو تکلیف اور صدمہ ان کو پہنچ سکتا تھا وہ بیان سے باہر ہے کیونکہ آپ کا ان کی زبردست کوششوں اور تدبیروں کے باوجود صلیبی موت سے بچ جانا ان کے لئے [illegible] ایک عذاب تھا اس لئے وہ یہ معلوم کر لینے کے بعد کہ آپ صلیبی موت سے بچ گئے ہیں کس طرح خاموش رہ سکتے تھے چنانچہ [illegible] نے اپنے خدام کے ذریعہ یہ کوشش شروع کر دی کہ آپ جہاں کہیں بھی ملیں وہیں آپ کا کام تمام کر دیا جائے اور اس کے لئے حکومت سے بھی کوئی مدد نہ مانگی جائے کیونکہ پیلاطوس پر بھی ان کو کوئی اعتبار نہ رہا تھا۔

مگر حکومت بھی چونکہ اس سے قبل آپ کے خلاف یہ فیصلہ سُنا چکی تھی کہ آپ نعوذ باللہ باغی ہونے کی وجہ سے واجب القتل ہیں اس لئے ان دونوں صورتوں میں آپ کا اب زیادہ دیر تک وہاں رہنا ممکن نہ تھا اور خود اللہ تعالیٰ کا منشاء بھی یہی تھا کہ آپ وہاں سے ہجرت کر کے ان دوسرے علاقوں کی طرف چلے جائیں جن میں یہودی پہلے ملک اور وطن سے پراگندہ ہونے کے بعد آباد ہوئے تھے اس لئے آپ چالیس روز تک اپنے زخموں کے علاج وغیرہ کیلئے بڑی مشکل سے وہاں رہے اور پھر جب سفر کے قابل ہو گئے تو وہاں سے خفیہ طور پر ہجرت کر کے مختلف علاقوں سے ہوتے ہوئے اور اپنے مشن کو پورا کرتے ہوئے آپ ایک بہت لمبے سفر کے بعد کشمیر پہنچے اور کشمیر میں آپ نے ایک حدیث شریف کے مطابق ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی اور سرینگر کے محلہ خانیار میں آپ کو دفن کیا گیا۔

پس یہ حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ پیش آنے والے اس دردناک صلیبی واقعہ کی کسی قدر مفصل رُوئیداد ہے جو آج تک اکثر لوگوں کے لئے ایک معمہ بنا ہوا ہے۔ لیکن اگر ذرا غور اور انصاف کے ساتھ دیکھا جائے تو بات یہی درست ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے کیونکہ قرآن کریم اناجیل اور بائیبل کے علاوہ تاریخی شواہد اور عقل بھی اس بات کی تائید اور تصدیق کرتی ہے اور اگر اس بات کو درست نہ مانا جائے تو اس سے نہ صرف قرآن کریم نعوذ باللہ جھوٹا ٹھہرتا ہے بلکہ بائیبل کی تعلیم اور اس کی پیشگوئیوں کو بھی جھوٹا قرار دینا پڑتا ہے حالانکہ کوئی عیسائی یا یہودی اس بات کے لئے تیار نہ ہوگا کہ وہ بائیبل کی پیشگوئیوں کو جھوٹا قرار دے۔

پس معلوم ہوا کہ مسیح علیہ السلام کا اللہ تعالےٰ کے وعدوں کے مطابق صلیبی موت سے نجات پانا ہی ضروری تھا اور فی الواقع اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نتیجہ میں آپ نے صلیبی موت سے نجات پائی اور یہودی علماء آپ کے خلاف اپنی مذموم اور مکروہ کوششوں میں کامیاب نہ ہو سکے۔ [illegible]

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۸ء

قسط اوّل

اسلام کی عالمگیر کامیاب تبلیغ

اور

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ و نظامِ خلافت کی برکات

از مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ احمدیہ حیدرآباد

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کی طرف منسوب ہونے والے افراد اکنافِ عالم میں پائے جاتے ہیں اور قریباً پچاس ممالک میں مجاہدین احمدیت دن رات تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں۔ مختلف رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے اور انواع و اقسام کی زبانیں بولنے والے محبانِ اسلام کا یہ کارواں منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ اور ایسے خوش آئند مستقبل کی یقین دہانی کر رہا ہے جس میں دنیا ایک مرتبہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رحمۃ للعالمین ہونا اپنی جسمانی آنکھوں سے دیکھ لے گی اور تمام اقوامِ عالم محبت و اخوت کے رشتہ میں منسلک ہو کر قرآن عظیم کی ابدی ہدایت سے مستفید ہوں گی۔ مجاہدین اسلام کی یہ عالمگیر تبلیغ اس امر کا بھی واضح ثبوت پیش کرتی ہے کہ اسلام کسی دور میں بھی اشاعت و ترقی کے لئے طاقت اور تشدد کا مرہونِ منت نہیں رہا۔ حکومت وقت کے قوانین کی پابندی کرتے ہوئے جاں نثارانِ اسلام ہر ملک میں توحید کا پیغام پہنچا رہے ہیں قرآنی تعلیم۔ اسلامی کردار اور عاجزانہ دعاؤں سے دلوں کی زمین حق دھرا تسند کے لئے فتح کی جا رہی ہے اور اسلام کا امن و سلامتی کا پیغام ان سب ممالک کے لئے ترقی اور خوشحالی کا باعث ہے۔

احبابِ کرام! انیسویں صدی کا آخر مسلمانوں کے مذہبی اور سیاسی تنزل و ادبار کا زمانہ تھا جب کہ اندرونی اور بیرونی فتنوں نے اسلام کو ایک جسد بے جان بنا رکھا تھا۔ علماء اس کی زندگی سے بالکل مایوس ہو چکے تھے اور شعراء تو اس کا مرثیہ خوانی میں مصروف تھے اور اسلام کے بارہ میں تمام مذاہب نے بالعموم اور عیسائیت نے بالخصوص کربناک انگیز تھے۔ دنیاوی اقتدار کے بل پر وہ کس طرح قصر اسلام پر کمندیں ڈال رہے تھے اور اسلام کی تعلیم اس کی اقدار اس کی تہذیب اس کے خلاف ہرزہ سرائی ۔۔۔ اور اس کے پیغام کو نیست و نابود کر دینا اتنا سہل سمجھتے تھے اس کا اندازہ امریکہ کے مشہور پادری مسٹر جان ہیرز کے اس بیان سے بآسانی کیا جا سکتا ہے جو انہوں نے اپنے لیکچروں میں بارہا کہا کہ

"اب میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں اس کے نتیجہ میں یہ صلیب کی چمکار ایک طرف لبنان پر ضو فگن ہے اور دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کی چمکار سے جگ مگ جگ مگ کر رہا ہے یہ صورتِ حال پیش خیمہ ہے اس آنے والے انقلاب کا جب قاہرہ دمشق اور طہران کے شہر خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد ہوں گے حتیٰ کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں بھی پہنچے گی اس وقت خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگا اور بالآخر وہاں حق و صداقت کی منادی کی جائے گی کہ ابدی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور یسوع مسیح کو جانیں"۔

(بیروز لیکچر صفحہ ۲۳)

اسلام کی دردناک حالت کو دیکھ کر پادریوں کے حوصلے اس قدر بلند ہو چکے تھے کہ اکثر عیسائی پادری اسلام کے متعلق بہت تحقیر آمیز مضامین شائع کرتے تھے چنانچہ مشہور عیسائی مناد JOHN DREW BATES نے اپنی کتاب میں لکھا:۔

"میری اس کتاب کے لکھے جانے کا مقصد پوچھا جا سکتا ہے کہ کیا ہے اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ ایک مُردہ مکھی کو مزید لتاڑنے سے کیا حاصل ہوگا اور حقیقت بھی یہی ہے کہ محمد کا مذہب نہ آغاز میں کسی اچھی بنیاد پر قائم تھا اور نہ ہی اب ہے"۔

(دیباچہ Studies in Islam)

عیسائیت کے ان شدید حملوں کو دیکھ کر بعض مسلمان علماء اور دردمندانِ اسلام کے دل بیٹھے جا رہے تھے یہ وقت تھا جبکہ ہر طرف مایوسی کے بادل چھائے ہوئے تھے ایسے وقت میں اسلام کا ایک حقیقی خیر خواہ انسان بھی تھا جو غیر معروف اور دنیا سے الگ تھلگ تھا اور اپنے خدا کا ہو چکا تھا ہاں ایک دل تھا جو اسلام کے لئے بے قرار ہوا ایک جان تھی جو پگھل گئی جس کا ذرّہ ذرّہ اور روح بھی تڑپ اٹھی اور اس کی یہ پکار آستانۂ الٰہی تک جا پہنچی کہ

دن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بے قرار
دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفیٰؐ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار

ایسے نازک وقت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو تجدید دین کے لئے مبعوث فرمایا اور ۱۸۸۲ء میں آپ سے متعلق یہ بشارت دی کہ یحیی الدین ویقیم الشریعۃ اور اللہ تعالیٰ نے اسلام کی سربلندی کے لئے آپ سے وعدہ فرمایا

"بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید
وپائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔ پاک محمد مصطفی نبیوں کا سردار خدا تیرے سب کام درست کر دے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا"۔

(تذکرہ صفحہ ۱۰۱)

اور حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے خدائی حکم کے مطابق اسلام کی خدمت کے لئے کمر کسی اور دشمنانِ اسلام کے مقابلہ میں ایک مردِ مجاہد کی طرح کھڑے ہو کر عیسائیت، دہریت اور مادیت کے بڑے بڑے فلسفے پاش پاش کر دیئے اور اس شجاعت، جرأت اور دلیری سے اعداء اسلام کا مقابلہ کیا کہ ان کے لشکروں میں بھگدڑ مچ گئی اور وہ میدانِ مقابلہ سے بھاگ نکلے یہاں تک کہ اس فتح نصیب جرنیل کو میدان میں مخالفین اسلام کو للکار کر یہ اعلان کرنا پڑا کہ:۔

"کیا روئے زمین پر مشرق سے لے کر مغرب کی انتہا تک کوئی پادری ہے جو خدائی نشان ہمارے مقابل پر دکھا سکے ہم نے میدان فتح کر لیا کسی کی مجال نہیں جو ہمارے مقابلہ پر آوے"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۳۵)

اور حضور نے ۱۸۸۹ء میں ان مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا جو اسلام کی ترقی سے مایوس ہو چکے تھے اور اسے چند دن کا مہمان تصور کرتے تھے۔

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آ چکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے"۔ (فتح اسلام صفحہ ۱۱)

نیز فرمایا:۔

"دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴-۶۵)

معزز سامعین! اس بیج کی نشوونما کے لئے جس کو اس زمانہ کے مامور نے بویا تھا آپ کی وفات کے بعد خلافت علیٰ منہاج نبوت کا سلسلہ شروع ہوا تاکہ یہ بیج بڑھے پھلے اور پھولے اور نشأۃ ثانیہ کی قرآنی پیشگوئی اپنی پوری شان کے ساتھ پوری ہو اور ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم کے مطابق نئی خلافت حقہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کو دنیا میں اور دین کو مستحکم کرنے کی جو توفیق اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو عطا فرمائی وہ اتنی نمایاں اتنی ممتاز تھی اور اتنی شاندار ہے کہ اسے دیکھ کر مخالفین بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ

"اس چھوٹی سی جماعت نے اتنا بڑا جہاد کیا ہے کہ کروڑں مسلمان نہیں کر سکے"۔

(اخبار الفتح مصر)

بانی سلسلہ احمدیہ کی انتہائی خواہش اور اہم مقصد تھا کہ مغربی ممالک میں اشاعتِ اسلام کا کام ہو اور آپ کے پیش نظر ہر وقت یہ بات رہتی تھی کہ اسلام کا خوبصورت چہرہ اور اس کی پاک تعلیم تمام دنیا میں ظاہر ہو چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"اس عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا ہے وہ یہ ہے جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر و ضلالت میں ہیں آفتاب صداقت سے منور کئے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا۔"

(تذکرہ صفحہ ۸۳)

دنیا بھر میں تبلیغ اسلام

حضور اپنے عہد میں مغربی ممالک میں اسلام کے متعلق لٹریچر شائع کروا کر بھیجتے رہتے تھے تاکہ اس کے مطالعہ سے وہ لوگ اسلام کی خوبیوں اور اس کی تعلیم سے آگاہ ہوں۔ حضور کی اس خواہش اور رؤیا کی تعمیل میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے عہد خلافت میں ایک عارضی تبلیغی مرکز قائم کیا گیا۔ آپ کے بعد خلافت ثانیہ کے عہد میں بانی جماعت احمدیہ کے اہم مقصد کو وسیع پیمانے پر ادا کرنے کے لئے دنیا کے ہر گوشہ میں اشاعت اسلام کے کام کو شروع کیا گیا۔ غیر ممالک میں بیسیوں مقامات پر تبلیغی مرکز قائم کر کے مبلغین روانہ کئے گئے اور اس طرح خدا تعالیٰ کا وہ وعدہ جو اس نے اپنے برگزیدہ مسیح موعودؑ سے کیا تھا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ خلافت ثانیہ کے عہد میں نہایت آب و تاب کے ساتھ ظاہر ہوا۔ خلافت ثانیہ میں لنڈن مشن کو مستقل کیا گیا۔ دارالتبلیغ امریکہ کی بنیاد ۱۹۱۹ء میں رکھی گئی۔ دارالتبلیغ نائیجیریا (مغربی افریقہ) کا قیام ۱۹۲۱ء میں ہوا۔ دارالتبلیغ گولڈ کوسٹ ۱۹۲۲ء میں ہوا۔ ماریشس کا تبلیغی مشن جون ۱۹۱۵ء میں قائم ہوا۔ دارالتبلیغ عراق ۱۹۲۶ء میں دارالتبلیغ برلن ۱۹۲۳ء سماٹرا ۱۹۲۵ء دارالتبلیغ حیفا مارچ ۱۹۲۸ء میں کھولے گئے ان تمام مشنوں نے بہترین رنگ میں تبلیغ اسلام کا کام شروع کیا۔ اور حضور کا وہ فرمان پورا ہوا۔ ؎

ملت احمد کی مالک نے جو ڈالی تھی بناء
آج پوری ہو رہی ہے اے عزیزان دیار

جماعت احمدیہ کے بیرونی مشنز کی کامیاب تبلیغ اسلام کو مخالفین برداشت نہ کر سکے اور ۱۹۳۴ء میں احرار نے مخالفت کا ایک طوفان برپا کیا اور جماعت احمدیہ اور اس کے مشن کو ختم کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن بفضلہ تعالیٰ حضرت مصلح موعودؓ کی بابرکت قیادت میں جماعت اس طوفان میں سے کامیابی کے ساتھ نکلی اور اسی دور میں حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک جدید کا الٰہی منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا جس کے نتیجہ میں اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دینے کے لئے بیشمار مشنز قائم کئے گئے جن کا ایک اجمالی خاکہ پیش ہے۔

(۱) دارالتبلیغ جاپان ۱۹۳۵ء (۲) دارالتبلیغ ہانگ کانگ ۱۹۳۵ء (۳) دارالتبلیغ سنگاپور ۱۹۳۶ء (۴) ہنگری ۱۹۳۶ء (۵) سپین ۱۹۳۶ء (۶) جاوا ۱۹۳۶ء (۷) ارجن ٹائن جنوبی امریکہ مئی ۱۹۳۶ء (۸) البانیہ ۱۹۳۶ء (۹) یوگوسلاویہ ۱۹۳۶ء (۱۰) روم اٹلی ۱۹۳۷ء (۱۱) پولینڈ ۱۹۳۷ء اور نیز سیرالیون۔ بورنیو۔ ہالینڈ۔ عدن۔ لبنان۔ جرمنی۔ سیلون۔ برما۔ سوئٹزرلینڈ۔ ڈنمارک۔ لائبیریا۔ فرنچ گی آنا۔ فجی۔ آئی لینڈ۔ آئیوری کوسٹ۔ گیمبیا۔ تنزانیہ۔ کینیا۔ ٹوگولینڈ وغیرہ ممالک میں احمدیہ مشنز کا قیام عمل میں آیا اور ان مشنز کے قیام کے نتیجہ میں دنیا کے اکثر و بیشتر ممالک میں ہماری فعال جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔

احباب کرام! ایک وہ زمانہ تھا جبکہ جلسہ سالانہ پر حاضر ہونے والے مخلصین کی تعداد ۷۵ تھی لیکن آج جلسہ سالانہ ربوہ میں پونے دو لاکھ کا عظیم روحانی اجتماع ہوتا ہے جس میں درجنوں بیرونی ممالک کے مندوبین شرکت فرماتے ہیں اور یورپ امریکہ اور ایشیا کے تقریباً ۷۰ اہم ممالک میں جماعتیں منظم رنگ میں قائم ہیں اور دن رات تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں۔

جماعتوں کی تعداد

ہندوستان پاکستان اور بنگلہ دیش کے علاقوں کو چھوڑ کر بیرونی ممالک میں ہماری کم و بیش ایک ہزار جماعتیں قائم ہیں۔ جن کا اجمالی خاکہ یوں ہے۔

انڈونیشیا ۲۶۷ جماعتیں جن کی دو سو سے زائد شاخیں ہیں۔ نائیجیریا ۱۳۰ جماعتیں تنزانیہ (مشرقی افریقہ) مجموعی تعداد ۷۰ جماعتیں۔ غانا ۴۰۰ جماعتیں۔ لنڈن جماعت کی ۲۵ شاخیں۔ نیز متفرق ممالک میں ۴۰۰ سے زائد جماعتیں موجود ہیں ـــ اور روئے زمین پر ایک کروڑ افراد آج مسیح محمدی کے جھنڈے تلے جمع ہو چکے ہیں۔ اور وہ وقت قریب ہے جب ساری دنیا اپنی آنکھوں سے یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ دیکھے گی انشاء اللہ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کی بڑھتی ہوئی تعداد پر گزشتہ دنوں لنڈن میں ایک پریس انٹرویو میں فرمایا:۔

"دنیا میں احمدیوں کی تعداد ایک کروڑ سے زیادہ ہے ان میں سے بعض اہم عہدوں پر فائز ہیں اور گراں قدر خدمات بجا لا رہے ہیں۔ اسی سال پہلے ہماری تعداد چند ہزار سے زیادہ نہ تھی آج یہ تعداد ایک کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے قریب مستقبل میں دنیا بھر کے ممالک میں احمدیوں کی تعداد کئی کروڑ تک پہنچ جائے گی۔ یہ ہماری امید اور خوش فہمی نہیں بلکہ ایک خدائی تقدیر ہے جو بہرحال پوری ہوگی۔"

(بحوالہ اخبار بدر ۲۹ جون ۱۹۷۸ء)

آج احمدیوں کے ذریعہ ہندوستان پاکستان اور بنگلہ دیش کے علاوہ بیرونی ممالک میں ساڑھے پانچ صد مساجد تعمیر کی جا چکی ہیں جن کے میناروں سے پنجگانہ نمازوں کے وقت اشھد ان لا الٰہ الا اللہ اور اشھد ان محمدا رسول اللہ کی صدا بلند کی جا رہی ہے۔ کسی وقت یہ ممالک تثلیث کدوں کے مرکز سمجھے جاتے تھے ان کے باشندوں کا توحید کی طرف متوجہ ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو جانا کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ لیکن خلافت کی برکت سے یہ بات آج روز روشن کی طرح پوری ہو رہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے عیسائیت کی شکست کے بارہ میں بڑے جلالی انداز میں فرمایا تھا کہ:۔

"میں اس سچائی کو کھلے طور پر ساری دنیا کے سامنے پیش کرتا ہوں یہ آواز وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی آواز ہے یہ مشیت وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی مشیت ہے یہ سچائی نہیں ٹلے گی نہیں ٹلے گی نہیں ٹلے گی اسلام دنیا پر غالب آکر رہے گا۔ مسیحیت دنیا میں مغلوب ہو کر رہے گی اب کوئی سہارا نہیں جو عیسائیت کو میرے حملوں سے بچا سکے۔ خدا میرے ساتھ ہے اُس کو شکست دے گا اور یا تو میری زندگی میں ہی اس کو اس طرح کچل کر رکھ دے گا کہ وہ سر اٹھانے کی بھی تاب نہیں رکھے گی یا پھر میرے بوئے ہوئے بیج سے وہ درخت پیدا ہوگا جس کے سامنے عیسائیت ایک خشک جھاڑ کی طرح مرجھا کر رہ جائے گی۔ اور دنیا میں چاروں طرف اسلام و احمدیت کا جھنڈا انتہائی بلندیوں پر اڑتا ہوا دکھائی دے گا۔"

(بحوالہ ماہنامہ تحریک جدید ۲ دسمبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۱۲)

سامعین کرام! آج خدائی وعدہ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ اپنی پوری شان اور جلال سے مسیح محمدی اور اس کے خلفاء عظام کے ذریعہ پورا ہو رہا ہے اور عیسائیت کی بظاہر پختہ عمارت میں بڑے بڑے شگاف پڑ چکے ہیں نوآبادیاتی نظام روز بروز زوال پذیر ہو رہا ہے انگریز کی سیاسی طاقت ٹوٹنے کے ساتھ ساتھ عیسائیت کا رعب و دبدبہ قصۂ ماضی بن رہا ہے اور براعظم افریقہ میں عیسائیت اب دم توڑ رہی ہے۔ مبشرین اسلام نئے عزم اور پختہ یقین کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور اس کامیاب تبلیغ اسلام کا اعتراف خود مسیحی منّاد بھی کر رہے ہیں۔ عیسائیت کی شکست کا اعتراف کرتے ہوئے ایک عیسائی مصنف ایس۔ جی۔ ولیم سن پروفیسر غانا یونیورسٹی اپنی کتاب 'Christ or Mohammad' میں لکھتے ہیں:۔

"غانا کے شمالی حصہ میں رومن کیتھولک کے سوا عیسائیت کے تمام فرقوں نے محمدؐ کے پیروؤں کے لئے میدان خالی کر دیا ہے ...... جنوب کے بعض حصوں میں خصوصاً ساحل کے ساتھ ساتھ احمدیہ جماعت کو عظیم الشان فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ یہ خوشکن توقع کہ گولڈ کوسٹ جلد عیسائی بن جائے گا اب معرض خطر میں ہے اور یہ خطرہ ہمارے خیال کی وسعتوں سے کہیں زیادہ عظیم ہے کیونکہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ایک خاصی تعداد احمدیت کی طرف کھنچی چلی آرہی ہے تاہم یہ فیصلہ ابھی باقی ہے کہ آئندہ افریقہ میں ہلال کا غلبہ ہوگا یا صلیب کا۔"

(باقی)

درخواست دعا: مکرم سید فضل احمد صاحب اڑیسہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی اہلیہ صاحبہ تشویشناک طور پر بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

امیر جماعت احمدیہ دادیا

مجلس خدام الاحمدیہ موسیابنی مائنز کا سالانہ اجتماع

رپورٹ مرسلہ مکرم شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید

پروگرام کے مطابق جماعت احمدیہ موسیابنی مائنز میں جماعتی طور پر خدام میں بیداری پیدا کرنے کے لئے مورخہ ۳ و ۴ مارچ کو خدام الاحمدیہ کا اجتماع منعقد کیا گیا۔

مورخہ ۳ مارچ کو بعد نماز مغرب تلاوت قرآن مجید کا مقابلہ شروع ہوا۔ اس کے بعد خدام الاحمدیہ کے B گروپ کا تقریری مقابلہ ہوا۔ مورخہ ۴ مارچ کو صبح ۷½ بجے سے ورزشی مقابلے شروع کئے گئے۔ چنانچہ ۱۱½ بجے تک دوڑیں۔ لانگ جمپ۔ ہائی جمپ غلیلی نشانہ اور سلو سائیکل وغیرہ کے مقابلے کروائے گئے۔ اس کے بعد تیسرا ایک بجے نماز ظہر و عصر کے بعد پروگرام شروع کیا گیا۔ سب سے پہلے کتاب "دینی معلومات" نصف اول کا امتحان لیا گیا۔ اس کے بعد نظم خوانی کا مقابلہ ہوا۔ پھر نماز مغرب و عشاء کے بعد خدام الاحمدیہ کے A گروپ کا تقریری مقابلہ ہوا۔ بعدہٗ تلاوت قرآن مجید B گروپ کا مقابلہ ہوا۔ آخر میں اُڑیہ نظم خوانی کا مقابلہ ہوا۔ مقابلہ جات کے پروگرام ختم ہونے پر خاکسار نے خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریوں کے موضوع پر خدام کو چند نصیحتیں کرنے کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعودؓ کے اقتباسات پڑھ کر سنائے اور دعا کے ساتھ رات کے دس بجے یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ دونوں روز خدام نے پنچ کمپنی کی ڈیوٹی اور گھر کے کام کاج کے ساتھ ساتھ اس پروگرام میں بڑے شوق سے حصہ لیا۔ جو قابل تعریف ہے۔ دونوں دن نماز تہجد بھی جماعت کے ساتھ پڑھائی گئی۔ اس پروگرام میں تمام خدام نے حصہ لیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے بہترین نتائج پیدا فرمائے اور خدام کو بڑھ چڑھ کر دینی علم حاصل کرنے اور دینی خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

نوٹ:۔ اس پروگرام میں اول۔ دوم اور سوم آنے والوں کو انعامات دیئے گئے جو کہ جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ موسیابنی کے موقعہ پر مورخہ ۱۷ مارچ کو مہمان خصوصی مکرم عبد الباقی صاحب جوڈیشل مجسٹریٹ جمشید پور کے ہاتھ سے خدام نے حاصل کئے۔

اٹارسی میں جنرل منیجر سنٹرل ریلوے کی آمد پر لٹریچر کی پیشکش

مورخہ ۲۲/۲/۷۹ کو محترم جناب کرشن چندر راؤ جنرل منیجر صاحب سنٹرل ریلوے اٹارسی میں ریلوے پروگراموں میں شرکت کی غرض سے تشریف لائے۔ اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے موصوف کو جماعت احمدیہ کی طرف سے لٹریچر پیش کرنے کا پروگرام طے پایا۔ فوری طور پر لٹریچر کے پیکٹ تیار کر کے خاکسار کے ساتھ مکرم متصل حسین صاحب اور مکرم محمد اسلم صاحب ریسٹ ہاؤس پہنچے جہاں منتظمین کرام نے باوجود کمی وقت کے ملاقات کرنے کا موقعہ دے دیا۔ چنانچہ خاکسار نے جی ایم صاحب کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا۔ آپ نے لٹریچر کو ہندی میں دیکھ کر اظہار خوشی فرمایا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میں قرآن مجید کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ اب مزید معلومات اس کتاب یعنی "اسلامی اصول کی فلاسفی" سے حاصل ہونگے۔ موصوف نے کتابیں مطالعہ کرنے کے بعد اطلاع کرنے کا اظہار فرمایا۔

گذشتہ دنوں نوراتری کے موقع پر یہاں باہر سے ہندوؤں کے بڑے ودوان تشریف لائے تھے۔ انہیں بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے لٹریچر کی پیشکش کی گئی سبھی نے عزت و احترام کے ساتھ لٹریچر حاصل کرتے ہوئے خوشی و مسرت کا اظہار کیا تھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں مولا کریم ہماری مساعی کو قبول فرمائے اور نیک نتائج سے نوازے۔ آمین

خاکسار۔ ایم عبد المومن خادم سلسلہ اٹارسی

دعائے مغفرت

کوٹپلہ (اڑیسہ) سے یہ افسوس ناک اطلاع ملی کہ جماعت احمدیہ کوٹپلہ کے پہلے احمدی بزرگ شیخ مداری صاحب وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم نیک، مخلص اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ مبلغین اور مرکز کے نمائندگان کی*

اعلانات نکاح

مورخہ ۵/۴/۷۹ مسجد مبارک قادیان بعد نماز عصر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی قادیان نے مندرجہ ذیل دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

۱۔ عزیزہ آمینہ نور صاحبہ سلمہا بنت مکرم محمد عثمان صاحب نور آف کٹک کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیز محمد عطاء اللہ سلمہ ابن مکرم محمد عبد اللہ صاحب آف حیدر آباد کے ساتھ بعوض سات ہزار حق مہر۔

۲۔ عزیزہ شمیم اختر صاحبہ گیانی بنت مکرم گیانی عبد اللطیف صاحب درویش قادیان کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیز مکرم مولوی سید مصباح الدین صاحب ابن مکرم مولوی سید صمصام الدین صاحب مرحوم آف سونگھڑہ کے ساتھ تین ہزار حق مہر کے عوض۔

احباب کرام ان نکاحوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ امین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۷۹ء کو خاکسار نے بمقام BAJPA اور کویا ناڈ مندرجہ ذیل دو نکاحوں کا اعلان کیا۔

۳۔ محترمہ بی ایس طاہرہ بی بی صاحبہ بنت مکرم بی شیخ علی صاحب کے نکاح کا اعلان مکرم کے عبد الکریم صاحب ابن مکرم کویا حسن صاحب ساکن مینگلور کے ہمراہ بعوض دو ہزار روپے حق مہر پر کیا۔

۴۔ محترمہ فوزیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم یو مائن کنجو صاحب کے نکاح کا اعلان مکرم بی ایس عبد الرحیم صاحب ابن مکرم بی شیخ علی صاحب ساکن کویا ناڈ کے ہمراہ بعوض دو ہزار روپے حق مہر پر کیا۔

اسی خوشی میں مکرم یو مائن کنجو صاحب نے مبلغ ۳۰/- روپے شادی فنڈ۔ ۲/- روپے درویش فنڈ اور ۱/- روپے شکرانہ فنڈ۔ ۱/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ اور مکرم بی شیخ علی صاحب نے مبلغ ۲۰/- روپے شادی فنڈ اور ۱/- روپے اعانت بدر میں ادا فرمائے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

ان دونوں رشتوں کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔

خاکسار۔ محمد فاروق مبلغ مرکزہ۔

اخبار قادیان

★۔ مورخہ ۵/۴/۷۹ کو محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ایڈیشنل ناظر امور عامہ و محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ کشمیر کی بعض جماعتوں کے دورہ کے بعد واپس تشریف لائے۔

★۔ مورخہ ۳/۵/۷۹ کو مکرم اے عبد الرحمٰن صاحب مالا باری بی ایس سی دفتر نظارت علیا کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے "طارق" نام تجویز فرمایا ہے احباب نومولود کے نیک اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

★۔ مورخہ ۲/۵/۷۹ کو مکرم مولوی عبد المومن شاہ صاحب مبلغ سلسلہ کے ہاں پہلی لڑکی تولد ہوئی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نومولودہ کا نام "طلعت" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم غلام قادر صاحب درویش کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نیک اور خادمہ دین بنائے آمین۔

★۔ چند روز سے مکرم مولوی محمد یوسف صاحب درویش مدرس مدرسہ احمدیہ کی اہلیہ محترمہ خرابیٔ جگر کے باعث کافی بیمار چلی آ رہی ہیں۔ کمزوری بھی بہت ہو گئی ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

*عزت و تکریم کرتے۔ مرحوم کے افراد خاندان بھی بفضلہ تعالیٰ مخلص اور سلسلہ کی خدمت کرنے والے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

خاکسار۔ سید فضل عمر کٹکی مبلغ سونگھڑہ۔

وصیتیں

نوٹ:- یہ وصایا منظوری سے قبل [illegible] شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان [illegible] وصیت [illegible] پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کرے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۳۳۷ میں [illegible] ولد [illegible] صاحب قوم [illegible] پیشہ ملازمت عمر [illegible] سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی [illegible] پور ضلع مونگھیر بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت خاکسار کو بصورت مشاہرہ مبلغ ؍۵۰۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ اس کے علاوہ سردست میری کوئی اور آمد نہیں اور نہ ہی کوئی منقول و غیر منقول جائیداد ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد مبلغ ؍۵۰۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ اگر میں مزید کوئی ذریعہ آمد پیدا کروں یا کوئی منقول و غیر منقول جائیداد بناؤں اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

قریشی اختر حسین نائب صدر جماعت احمدیہ خانپور ملکی — [illegible] سید مجید عالم ایم اے — خورشید احمد انور انسپکٹر بیت المال آمد

وصیت نمبر ۱۴۳۳۸ میں محی الدین بیوی زوجہ مکرم سلطان احمد صاحب قوم لبہ پیشہ خانہ داری عمر [illegible] سال تاریخ بیعت ۱۹۷۵ء ساکن اینایام ڈاکخانہ اینایام ضلع کنیا کماری صوبہ تامل ناڈ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں سوائے حق مہر ؍۱۰۰۰ (ایک ہزار روپے) جو بذمہ خاوند ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور میرے مرنے کے بعد جو بھی جائیداد میرے حق میں ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتی ہوں۔

میرے خاوند کی طرف سے ؍۱۰ (دس روپے) جیب خرچ ماہوار ملتا ہے اور آئندہ جو بھی آمدنی ملے گی اس کا ۱/۱۰ حصہ مرنے تک ادا کرتی رہوں گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

سلطان احمد اینایام تامل ناڈ خاوند موصیہ — موصیہ محی الدین بیوی — [illegible] ابوبکر معلم وقف جدید

وصیت نمبر ۱۴۳۸۱ میں سلطان احمد ولد مکرم محمد صاحب مرحوم قوم لبہ پیشہ تجارت عمر ۵۵ سال تاریخ پیدائش ۱۹۲۳ء تاریخ بیعت ۱۹۶۳ء ساکن اینایام ڈاکخانہ اینایام ضلع کنیا کماری صوبہ تامل ناڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔

علاقہ ترونڈرم (Trivandrum) کراماناز (Kramana) محلہ میں ½ ایکڑ (۵ سینٹ) زمین جس میں ۱۶ عدد چھوٹی ناریل کے درخت ہیں (جن میں پانچ درخت پھل دیتا ہے) اور ایک چھوٹا سا کچا گھر جس کی چھت پتہ کی بنی ہوئی ہے۔ اور ایک چھوٹی سی بیڑی کی دوکان ہے۔

مندرجہ بالا گھر اور دوکان و زمین کی قیمت اندازاً ؍۹۰۰۰ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد جو بھی جائیداد خاکسار کے حق میں ثابت ہوگی اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگا۔ ناریل کے درخت سے ماہوار آمدنی ؍۵ روپے ہوتی ہے۔ بیڑی دوکان کی تجارت سے خاکسار کو اندازاً ؍۱۰۰ روپے کی آمدنی ہوتی ہے۔ یعنی کل ماہوار دوکان کی تجارت اور ناریل کے درخت سے ؍۱۰۵ روپے کی آمدنی ہے اس کے علاوہ کوئی آمدنی نہیں۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ خاکسار اپنی زندگی میں ادا کرتا رہے گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — [illegible] — گواہ شد

[illegible] ابوبکر معلم وقف جدید [illegible] — سلطان احمد — سید بدر الدین [illegible]

وصیت نمبر ۱۴۳۳۹ میں بی بی [illegible] زوجہ مکرم ایم پی عبید اللہ صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر [illegible] سال تاریخ بیعت [illegible] ساکن [illegible] ضلع [illegible] صوبہ کیرالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد میں ایک عدد گھڑی [illegible] مالیتی ؍۶۰۰ روپے ہے۔ سردست میرا کوئی ذریعہ آمد نہیں ہے۔ میں منقولہ جائیداد مالیتی ؍۶۰۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور آئندہ تجارت کرنے کی صورت میں مبلغ ؍۲۰۰ ماہوار متوقع آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں اس کے بعد کوئی جائیداد یا زائد آمد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

دستخط انگریزی ایم عبید اللہ احمدی — دستخط انگریزی ایم پی ابراہیم [illegible] — صدیق اشرف پی ایم سی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سوکرال کیرالہ [illegible]

وصیت نمبر ۱۴۳۴۰ میں چٹی بی بی زوجہ مکرم حمید الدین خان صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر [illegible] سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں۔ منقولہ جائیداد صرف ایک آنہ وزن کا سونا (ناک کا پھول) ہے۔ جس کی قیمت تقریباً ؍۵۰ ہے۔ مہر مبلغ ؍۶۲۵ چھ صد پچیس روپیہ ہے۔ جو اس وقت میرے خاوند کے ذمہ قابل ادا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر میں نے کوئی جائیداد پیدا کی یا میری وفات کے وقت کوئی جائیداد ثابت ہو تو میں اس کے ۱/۱۰ حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

الیس خان بزبان انگریزی کیرنگ ضلع پوری — چٹی بی بی دستخط بزبان اڑیہ — شیخ عبد الحلیم مبلغ [illegible] احمدیہ مشن منگلہ باغ [illegible]

وصیت نمبر ۱۴۳۴۸ میں رقیہ بیگم اہلیہ مکرم مولوی عزیز الدین صاحب قوم [illegible] پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن [illegible] ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں ہے۔ البتہ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ سونا [illegible] وزن ایک تولہ [illegible] ۵ آنہ قیمت اندازاً ؍۷۵۰ روپیہ زیور۔ چاندی وزن پچاس تولہ قیمت مبلغ ؍۶۰۰ چھ صد روپیہ ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ واں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ مہر مبلغ دو ہزار روپیہ ہے۔ جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ واں حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر میں نے کوئی جائیداد پیدا کی تو میری وصیت اس کے ۱/۱۰ واں حصے پر بھی حاوی ہوگی۔ اسی طرح میرے مرتے وقت اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ اور مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اس کے ۱/۱۰ حصے کی مالک ہوگی۔ نیز میرے خاوند کی طرف سے مجھے جیب خرچ ماہانہ مبلغ دس روپے مل رہا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ واں حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ وتب علینا انک انت التواب الرحیم۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

شیخ عزیز الدین احمد خاوند موصیہ — رقیہ بیگم — شیخ عبد الحلیم مبلغ

گواہ شد۔ حنیف خاں کیرنگ ضلع پوری اڑیسہ۔

رشتہ وناطہ اور احباب جماعت کی ذمہ داریاں

رشتہ وناطہ کے تعلق میں جماعت جن مشکلات اور پریشانیوں میں سے گزر رہی ہے اس سے احباب کرام بخوبی واقف و آگاہ ہیں۔ اپنی ان مشکلات کا اظہار احباب، نظارت ہذا سے بذریعہ خطوط کرتے رہتے ہیں۔ نظارت حتی الامکان ایسے احباب کی رہنمائی کرنے کی کوشش کرتی ہے اور اس تعلق میں اپنے مبلغین کرام کو بھی رشتہ وناطہ طے کروانے میں احباب سے تعاون کرنے کے لئے تحریک کرتی رہتی ہے۔ لیکن نظارت و مبلغین کما حقہٗ صوبائی۔ علاقائی۔ اور مقامی جماعتوں کے حالات سے پوری طرح جانکاری نہ رکھنے کی وجہ سے رشتہ وناطہ کروانے میں جو کامیابی ہونی چاہیئے تھی وہ نہیں ہو رہی۔ اس لئے نظارت جماعتوں کے امراء۔ صدر و دیگر عہدیداران جماعت سے احباب کرام سے مخلصانہ اور للّٰہی تعاون کرنے کی گزارش کرتی ہے۔ کہ وہ کوشش کریں کہ اوّل تو مقامی جماعتوں میں ہی لڑکے لڑکیوں کے رشتے طے پا جایا کریں۔ نہیں تو اپنی نزدیکی جماعتوں یا اپنے علاقہ کی جماعتوں میں قابلِ شادی لڑکے لڑکیوں کے رشتے کروانے کی کوشش کریں۔ تاکہ ان کے ہمدردانہ اور مخلصانہ تعاون سے احباب جماعت کی رشتہ وناطہ کے تعلق میں پریشانی دُور ہو سکے۔

نظارت ہذا امراء۔ صدر صاحبان و دیگر عہدیداران سے اُمید رکھتی ہے کہ وہ اس اعلان کے مطابق جلد رشتہ وناطہ کروانے کی طرف اپنی توجہ کو مبذول کریں گے اور اپنی کوشش اور احباب جماعت کو دیئے گئے تعاون سے نظارت ہذا کو بھی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں

ضروری گزارش

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی خدمت میں گزارش ہے کہ چندہ خدام الاحمدیہ کی وصولی کا باقاعدہ اہتمام کر کے دفتر مرکزیہ میں ماہ بماہ رپورٹ ارسال فرماتے رہیں۔ کئی مجالس کی طرف سے ابھی تک بجٹ کی تشخیص کا فارم تکمیل ہو کر نہیں پہنچا۔ مہربانی کر کے ایسی مجالس کے عہدیدار اپنی اولین فرصت میں اس طرف توجہ فرمائیں۔

امید ہے جملہ قائدین کرام شعبۂ مال کی طرف خصوصی توجہ دے کر ممنون فرمائیں گے۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

نصرت گرلز سکول قادیان کا شاندار نتیجہ!!

ایک احمدی بچی کی نمایاں پوزیشن

قادیان ۸ مئی۔ پنجاب سکول ایجوکیشنل بورڈ کی طرف سے یکم مئی ۱۹۷۹ء کو مڈل امتحان کا نتیجہ شائع کر دیا گیا۔ اس کے مطابق نصرت گرلز سکول قادیان کا نتیجہ سو فیصد رہا۔ اور عزیزہ امۃ الباری بنت مولوی محمد حنیف صاحب لبقاپوری نے $\frac{520}{800}$ نمبر حاصل کر کے قادیان کے تمام مقامی (مسلم و غیر مسلم) سکولوں کے طلباء و طالبات میں اوّل پوزیشن حاصل کر کے میرٹ لسٹ میں آئی جبکہ عزیزہ سمیت پانچ بچیوں نے ہائی فرسٹ ڈویژن حاصل کی ہے۔ بچیوں کے نام ترتیب وار درج ذیل ہیں:-

(۱) طیبہ مبارکہ 597 (۲) طاہرہ شوکت 553 (۳) رضیہ بیگم 540

(۴) امۃ النصیر 521

(نوٹ) تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کا مڈل کا نتیجہ سو فیصد رہا۔ ان میں سے ایک بچے عزیز عبد القدیم ابن عبد الرشید صاحب نیاز درویش نے $\frac{490}{800}$ نمبر لے کر فرسٹ ڈویژن حاصل کی اور اپنی جماعت میں اوّل رہا۔

خدا تعالیٰ سب عزیزات و عزیزان کی کامیابی مبارک کرے۔ آمین

ابتلاء اور انعام ـ بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

اے خُدا! ان نادانوں کی آنکھیں کھول دے اور انہیں سمجھ عطا فرما۔ جو اپنی نادانی اور ناسمجھی کے باعث معصوم بندوں پر ناروا ظلم کرتے ہیں۔ انہیں ہدایت نصیب کر اور گرفت سے محفوظ رکھ!

اَللّٰھُمَّ آمین

محمد انعام غوری

خلاصہ خطبہ جمعہ ـ بقیہ صفحہ اوّل

فرائض کی مقبول بجا آوری کے ساتھ وابستہ کر کے جنت کے اعلیٰ مدارج کے حصول کے لئے شریعت کے مختلف احکام میں نوافل مقرر کر دیئے ہیں تا وہ لوگ جو اپنی کمزوری کی وجہ سے نوافل میں بڑھ چڑھ کر حصہ نہ لے سکیں وہ کما حقہٗ فرائض بجا لا کر ہی جنت میں داخل ہونے کے قابل ہو سکیں۔

تیسری بُنیادی سہولت اللہ تعالیٰ نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں توازن کا اُصول جاری فرما کر عطا کی ہے۔ اور غرض اس سے یہ ہے کہ انسان حسب استطاعت دونوں قسم کے حقوق کو بسہولت ادا کرنے کے قابل ہو سکے۔

چوتھی بُنیادی سہولت کا تعلق اس دُنیا کے محدود اعمال کی اگلے جہان میں غیر محدود جزا سے ہے۔ حضور نے مختلف شرعی احکام کی بجا آوری میں سہولتوں کے ان پہلوؤں کو اُجاگر فرما کر یُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکُمْ پر بہت لطیف پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ اور اس طرح نہایت دلنشین انداز میں واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بحیثیت انسان ہماری کمزوریوں کے پیشِ نظر ہمارے بوجھ کو اس نے ہلکا کرنے کے یہ سامان کئے ہیں کہ ہم اُس کی عطا کردہ سہولتوں اور آسانیوں سے فائدہ اُٹھا کر اپنے آپ کو اِس قابل بنائیں کہ ہم اُس کی رضا کی جنتوں میں داخل ہو سکیں۔

(الفضل مورخہ ۷ اپریل ۱۹۷۹ء)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے!!

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS,
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.

ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پرلیسیڈ رسول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز:-
چپل پروڈکٹس
۲۲/۱۹ مکھنیا بازار ۔ کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004.
PHONE No. 76360.
آٹو ونگس

خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا

سالانہ اجتماع

مورخہ ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو منعقد ہوگا!

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کا دوسرا اور اطفال الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کا پہلا سالانہ اجتماع مذکورہ تاریخوں میں منعقد ہوگا انشاء اللہ العزیز۔ اس موقعہ پر زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال اپنی مجالس کی نمائندگی فرمائیں۔ اس اجتماع میں مندرجہ ذیل ورزشی اور علمی مقابلہ جات ہوں گے۔ اس کے مطابق آنے والے نمائندگان ابھی سے تیاری کریں۔

اس سالانہ اجتماع میں شرکت کرنے والے خدام و اطفال دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو قبل از وقت اپنی آمد اور پروگرام میں شمولیت کے بارہ میں تفصیلی اطلاع ضرور بھجوائیں۔

علمی مقابلہ جات :-

مقابلہ تلاوتِ قرآن مجید و نظم خوانی۔ پرچہ ذہانت۔ مشاہدہ و معائنہ۔ پیغام رسانی۔ و مقابلہ تقاریر

عنوانات تقاریر برائے خدام معیار اوّل و دوم :

(۱) سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔
(۲) سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔
(۳) خلافت کی برکات۔
(۴) صحابۂ آنحضرت صلعم کی جاں نثاریاں۔
(۵) تبلیغ اسلام زمین کے کناروں تک۔
(۶) خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں ؛

عنوانات تقاریر برائے اطفال معیار اوّل و دوم :

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بچوں پر احسانات
(۲) احمدی بچوں کی ذمہ داریاں۔
(۳) مساجد و مجالس کے آداب۔
(۴) اطاعتِ والدین
(۵) علم کی فضیلت۔
(۶) تندرستی ہزار نعمت ہے۔

ورزشی مقابلہ جات :

فٹ بال۔ والی بال۔ رسہ کشی۔ کبڈی۔ رنگ۔ لانگ جمپ۔ ہائی جمپ۔ دوڑیں۔ گولہ اور اطفال کی بعض دلچسپ کھیلیں ؛

نوٹ ۱ : جملہ مقابلہ جات میں وہی خدام و اطفال حصہ لے سکیں گے جنہوں نے خدام و اطفال کے دینی امتحان میں شمولیت کی ہوگی۔

نوٹ ۲ : پرچہ ذہانت میں ہر خادم کی شمولیت ضروری ہے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

شادی فنڈ

صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں ایک مد "شادی فنڈ" کی قائم ہے۔ جس میں سے درویشوں کے بچوں کی شادیوں کے مواقع پر امداد دی جاتی ہے۔ اس فنڈ کو اس وقت مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ خدا کے فضل سے درویشوں کے قریباً دو سو بچے (لڑکے لڑکیاں) اس وقت شادی کے قابل ہیں۔

بعض مخلصین احباب نے اس فنڈ میں بہت قابلِ قدر تعاون دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزائے خیر بخشے۔ اور اُن کے اموال اور نفوس میں غیر معمولی برکت عطا کرے۔ آمین۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ خوشیوں کے مواقع پر اپنے درویش بھائیوں کے بچوں کی شادیوں کے لئے حسب حالات رقوم مد "شادی فنڈ" میں ارسال کرتے رہیں۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

انصار اللہ اور وقفِ جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"وقفِ جدید کی رُوح یہ ہے کہ وقف کی رُوح کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت میں وسعت پیدا کی جائے۔ وقت آگیا ہے کہ ہم اپنے کام میں وسعت پیدا کریں"

کام میں وسعت اسی طرح پیدا ہو سکتی ہے کہ انصار اللہ اپنے حلقہ جات میں ہر فرد واحد کو اس مبارک تحریک میں شامل کریں۔ اور مالی لحاظ سے ہر فرد جماعت سے معیاری قربانی کے حصول میں کامیاب ہوں۔

اللہ تعالیٰ سب قائدین و زعماء کرام کو توفیق بخشے کہ وہ اس امر میں اپنی عظیم ذمہ داریوں کو سمجھیں اور حضور اقدس کی خواہش کے مطابق اُن کو نبھائیں۔ مساعی کے بارے میں باقاعدگی سے رپورٹ بھجوانا نہایت ضروری ہے۔ زعماء کرام اپنی مجلس کی وساطت سے براہ کرم گزشتہ سال کے اسی مہینے سے مقابلہ کر کے معیّن اعداد و شمار کے ساتھ رپورٹ بھجوایا کریں۔ کہ وعدہ جات کی ادائیگی میں کس قدر اضافہ ہوا ہے ؛

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

وعدہ کنندگان سے درخواست

جماعت کے جن مخلصین نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں وعدے کر رکھے ہیں۔ اُن میں سے بعض نے تو سو فیصدی ادائیگی کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور ان کے اموال اور نفوس میں خیر و برکت عطا کرے۔ بعض دوست قسط وار ادائیگی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنے فضلوں اور انعامات سے نوازے۔ آمین۔

مگر بعض دوست ایسے بھی ہیں جن کی ادائیگی حسب وعدہ نہیں ہو رہی ہے۔ ایسے دوستوں، عزیزوں، بزرگوں اور بہنوں کی خدمت میں فرداً فرداً یاد دہانی بھجوائی جا رہی ہے۔ اور اس اعلان کے ذریعہ بھی ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے وعدے کے مطابق ادائیگی کر کے اللہ تعالیٰ کے افضال اور انعامات کے وارث بنیں۔ غلبۂ اسلام کے اس عظیم الشان منصوبہ میں اُن کی یہ مالی قربانی اسلام کی ترقی اور فتح کے دن کو قریب تر لانے اور ان کے خاندان اور ان کی نسلوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنے گی۔ انشاء اللہ ؛

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

درخواستِ دُعا

مکرم وسیم احمد صاحب فریدی (ابن مکرم ماسٹر نشا محمد صاحب مرحوم) نے علی گڑھ یونیورسٹی کے M. Phil کے تحریری امتحان میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ عنقریب زبانی امتحان ہوگا۔

وزارتِ تعلیم حکومتِ ہند نے دو تین افراد کو اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرونِ ملک بھجوانے کے لئے بیس کے قریب ماہرین پر مشتمل ایک بورڈ کے ذریعہ انٹرویو لیا ہے۔ اس میں بھی عزیز موصوف نے شرکت کی ہے۔ دونوں میں اعلیٰ کامیابی کے لئے مہربانی کر کے احباب دُعاؤں سے امداد فرمائیں ؛

خاکسار : ملک صلاح الدین
قائم مقام امیر مقامی قادیان